سوال

(546)تاکید کیلئے تین بار طلاق کی قسم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی اس شخص کے بارے میں کیا رائے ہے جس نے اپنے کسی مسلمان بھائی کو ایک طلاق کی تین بار قسم دی کہ وہ یہ کام ضرور کرے لیکن اس نے نہ کیا تو کیا یہ قسم اس کی ذات کی حدتک اس کی بیوی کے بارے میں معتبر اور نافذ ہوگی؟ اور اگر یہ قسم نافذ نہیں تو اسلام کا اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر سے نوازے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جب کوئی شخص تین طلاقوں کے ساتھ کسی کو قسم دے کہ وہ یہ کام کرے یا یہ کام نہ کرے یا یہ کہ اگر میں فلاں کے ولیمہ میں گیا تو مجھ پر تین طلاقیں واجب ہیں یا یہ کہے کہ میں فلاں سے کلام نہیں کروں گا یا اس طرح کے کسی بھی اور کام پر قسم کھالے تو اس میں تفصیل ہے اگر اس طرح طلاق کے ساتھ قسم کھانے سے مقصد تاکید اور بات میں زور پیدا کرنا ہے۔ مقصود طلاق دینا نہیں تو اس کا حکم قسم کا ہوگا اور اسے پورا نہ کرنے کی صورت میں بھی قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور وہ ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلایا انہیں کپڑے دینا یا ایک غلام کو آزاد کرنا اور اگر اس سے عاجز ہو تو پھر تین دن کے روزے رکھنا۔

اور اگر اس کا مقصد یہ تھا کہ اگر یہ چیز نافذ نہ ہوئی تو طلاق واقع ہو جائے گی تو اس سے اس کی بیوی پر ایک طلاق واقع ہو جائے گی خواہ اس نے تین طلاقوں کے الفاظ ہی استعمال کیے ہوں۔ صحیح قول یہی ہے۔ عدت کے اندر اندر اسے رجوع کا حق بھی حاصل ہوگا اور اگر رجوع کرنے سے قبل عدت ختم ہوگئی تو پھر معتبر شروط کے ساتھ نکاح جدید کے بغیر یہ عورت اس کیلئے حلال نہ ہوگی۔ نبی اکرم ﷺ کی صحیح حدیث ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ ایک ہی کلمہ کے ساتھ تین طلاقیں 'ایک (رجعی) طلاق شمار ہوتی ہے جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث ابن عباسؓ سے ثابت ہے۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج3ص520

محدث فتویٰ